السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک کتاب ''وہ ہم میں سے نہیں'' عبدالکریم اثری خطیب جامع مسجد الغائیہ گجرات کی لکھی ہوئی میرے پاس ہے، کے صفحہ:۳۷ پر ایک حدیث لکھی ہوئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنی حاملہ بیوی سے حالتِ حمل میں ازدواجی تعلق قائم کرے وہ ہم میں سے نہیں۔'' (کنزالعمال، ج:۵، ص:۱۸۵، بحوالہ طبرانی عن ابن عباس) اس حدیث کی حقیقت کے بارے میں مطلع فرمادیں۔ (منیر احمد، رحیم یارخان) (۲۶ فروری ۱۹۹۹ء

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حالتِ حمل میں بیوی سے وطی کرنا منع نہیں کیوں کہ اصلاً ہر حالت میں استمتاع کا جواز ہے۔ ماسوا اس حالت کے جس میں شریعت نے وطی سے منع کیا ہے۔ مثلاً فرمایا:

(اصْنَعُوا كُلَّ شَيْئٍ إِلَّا النِّكَاحَ۔' (صحیح مسلم، بَابُ اصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ، رقم:۳۰۲'

یعنی ماہواری کی حالت میں وطی کے ماسوا ہر قسم کے استمتاع کی اجازت ہے۔ ہاں البتہ باندی اگر غیر سے حامل ہو یا آزاد عورت حبلی بالزنا ہے تو اس صورت میں حالتِ حمل میں وطی کرنا حرام ہے لیکن وہ اس لیے نہیں کہ یہ حالتِ حمل میں ہیں۔ بلکہ اس لیے کہ غیر کا حمل ہے۔ بالفرض اگر حمل زانی کا ہو تو ایسے منکوحہ سے بھی وطی حرام ہے کیونکہ شرعاً زانی کے نطفہ کی حرمت نہیں وہ ایسے ہی ہے جیسے غیر کی کھیتی کو پانی پلا رہا ہے۔ بلکہ راجح مسلک کے مطابق حاملہ بالزنا سے نکاح ہی نہیں ہوتا جب تک وضع حمل نہ ہو۔ اور صدقِ دل سے دونوں تائب نہ ہوں۔

اور سوال میں مشارٌ الیہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اصل الفاظ یوں ہیں:

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ وَطِئَ حُبْلَى رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ، وَالطَّبَرَانِيُّ، وَفِيهِ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، وَهُوَ مُدَلِّسٌ' (مجمع الزوائد:۴/۲۹۹، بَابٌ فِيمَنْ وَطِئَ امْرَأَةً وَحَمْلُهَا لِغَيْرِهِ رقم:۶۰۰۷'

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں جس نے حاملہ سے مجامعت کی، اس ٹکڑے کی احمد اور طبرانی نے ایک لمبی حدیث میں بیان کیا ہے اور اس میں راوی حجاج بن ارطاة مدلّس ہے۔''

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(صُدُوقٌ كَثِيرُ الْخَطَأِ وَالتَّدْلِيسِ۔' (التقریب:۱/۱۵۲'

''بہت غلطیاں کرنے والا صدوق اور مدلس ہے۔''

(اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے کہا اپنی حدیث میں کمزور ہے اس پر تدلیس کا عیب لگایا گیا ہے۔ تقریباً چھ سو احادیث کا راوی ہے۔ ابن معین رحمہ اللہ نے کہا قوی نہیں وہ صدوق مدلس ہے۔ (میزان الاعتدال:۱/۴۵۸

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے باب ہذا کے تحت مزید احادیث بیان کی ہیں لیکن وہ سب ضعیف ہیں۔ بغرضِ صحت ان کا تعلق لونڈیوں سے ہے جس طرح کہ بعض روایات میں تصریح ہے۔ صاحبِ ''مجمع الزوائد'' نے بایں الفاظ تبویب قائم کی ہے:

'بَابٌ فِيمَنْ وَطِئَ امْرَأَةً وَحَمْلُهَا لِغَيْرِهِ'

''اس آدمی کے بارے میں جس نے کسی عورت سے وطی کی اور اس کا حمل غیر کا ہے۔''

اور ''صحیح مسلم'' میں حدیث ہے ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کہا، میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ فعل تو کیوں کرتا ہے:

(فَقَالَ الرَّجُلُ: أُشْفِقُ عَلَى وَلَدِهَا' (صحیح مسلم، بَابُ جَوَازِ الْغِيلَةِ، وَهِيَ وَطْءُ الْمُرْضِعِ، وَكَرَاهَةِ، رقم:۱۴۴۳'

آدمی نے کہا کہ میں اس کے بچہ سے ڈرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ فعل نقصان دِہ ہوتا تو فارس و روم کو بھی اس سے نقصان پہنچتا۔ تو یہ حدیث بھی حالتِ حمل میں وطی کے جواز پر دال ہوئی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی]

جلد:3،متفرقات :صفحہ:650

محدث فتویٰ